السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے یہودیوں سے معاشی یا تجارتی یا مذہبی طور پر ملاقات یا معاملات کرنے میں شریعت اسلامیہ ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے ؟ ازراہ کرم تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔ کیونکہ ہمارے ایک کاروباری دوست یہودیوں سے کاروباری طور پر اشتراک کا سوچ رہے ہیں ان کو اس سے منع کیا ہے ، تووہ نبی ﷺ کے مدینہ میں یہودیوں سے تعلقات کی بات کرتے ہیں۔ پلیز سوال کا جواب جلدی دیجیے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرچہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام امر ، یافتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کرلیا کرتے تھے ۔جب آپ فوت ہوئے توآپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ حالات ، جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جارہے ہیں اور ہم سے منافع کما کر ہمارے ہی خلاف استعمال کیا جارہا ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ہمیں ان کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ اوران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ تجارت کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے ،جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔

حدیث نبوی ہے :

"لاضرر ولاضرار" [ابن ماجہ]

تمام مسلمان ممالک کو چاہئے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک کی باہمی تجارت کو فروغ دیں۔ اور یہودیوں کے ساتھ تجارت سے پرہیز کریں ،تاکہ کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہ ہو، اور وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں نہ کرسکیں۔

اس پیارے بھائی سے بھی گزارش ہے کہ وہ مسلمانوں کے قاتل یہودیوں کی بجائے مسلمانوں کے ساتھ تجارتی اشتراک کو مضبوط بنائیں، مسلمانوں میں بھی بڑے بڑے تاجر اور صنعت کار لوگ موجود ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1